Al-Qawārīr - Vol: 06, Issue: 02,
Jan – Mar 2025

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

معاشرتی فلاح وبہبود کے لیے صحابیات رَضِیَ اللہ عَنْہن کا طبی و عسکری کرداراور استشراقی ادب کا جائزہ

A Review of Medical and Military Role of Ṣaḥābiyāt (Raḍī Allahu ‘Anhunna) vis-a-vis Orientalist Literature

Fozia Altaf
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies,
HITEC University Taxila Cantt
Dr. Ahmad Hassan
Assistant Professor, Department of Islamic Studies,
HITEC University Taxila Cantt

ABSTRACT

This research paper offers a review of the medical and military contributions of the Ṣaḥābiyāt (Raḍī Allahu ‘Anhunna), analysing the orientalist literature. The study investigates the dynamic role of these women played in early Islamic society, focusing on their participation in medical care, battlefield assistance, and broader efforts toward social welfare. It highlights their exemplary involvement in nursing the wounded, providing support during military campaigns, and critical periods. The research further examines how these contributions have been represented in orientalist literature, identifying their methodology to study the Islamic history and culture. By comparing Islamic primary sources with orientalist narratives, the study finds the western approach in this regard. It underscores the need to acknowledge their active participation in shaping early Islamic society, challenging stereotypes that marginalize women's contributions. This paper ultimately seeks to bridge the gap between Islamic and orientalist discourse, offering understanding of the Ṣaḥābiyāt's legacy. It advocates for a balanced approach that highlights their enduring relevance as role models for social bettermet by Muslim women.

Keywords: The Medical and Military Role, *Ṣaḥābiyāt*, Social Welfare, Orientalism, *Impacts*

CC BY

تمہید

اسلام میں صحیح اور نافع علم کی بڑی قدر و منزلت ہے جس کا حصول مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کے لیے ضروری ہے۔ حصولِ علم اور عملی زندگی میں صحیح استعمال کی مختلف جہات ہیں جن میں طبی اور عسکری خدمات اور خاص کر اس میدان میں خواتین کا کردار بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اسلامی تاریخ میں صحابیات رضی اللہ عنہن کا معاشرتی فلاح و بہبود کے لیے علمی و عملی میدانوں میں نمایاں حصّہ ہے۔ معاشرتی فلاح و بہبود کے فروغ میں متعدد خدمات سر انجام دیں۔ صحابیات رضی اللہ عنہن کا کردار نہ صرف دینی بلکہ طبی و عسکری شعبوں میں بھی نمایاں رہا۔ ان کے اس کردار کو سمجھنے کے لیے ایک تحقیقی جائزہ ضروری ہے، خاص طور پر استشراقی ادب کے تناظر میں جو اس موضوع پر مختلف زاویوں سے گفتگو کرتا ہے۔

صحابیات رضی اللہ عنہن نے طبی شعبے میں خواتین کے لیے ایک عملی مثال قائم کی۔ ان کا تعلق محض علاج معالجے تک محدود نہ تھا بلکہ جنگوں میں زخمیوں کی تیمارداری، مرہم پٹی اور دیگر طبی خدمات میں بھی ان کا کردار نمایاں تھا جس نے اسلامی معاشرے میں خواتین کے فعال کردار کی بنیاد رکھی اور اس بات کو واضح کیا کہ خواتین نہ صرف گھریلو بلکہ اجتماعی معاملات میں بھی برابر کی شریک ہو سکتی ہیں۔

اسی طرح عسکری میدان میں صحابیات کے کارنامے بھی قابل ذکر ہیں۔ جنگ احد، جنگ خندق اور دیگر معرکوں میں ان کی بہادری اور قربانیاں اسلامی تاریخ کا حصہ ہیں۔ صحابیات نے میدان جنگ میں صرف زخمیوں کی دیکھ بھال نہیں کی بلکہ دفاع میں بھی حصہ لیا اور یہ ثابت کیا کہ خواتین بھی جرات اور استقامت میں مردوں کے ساتھ برابر ہیں۔

قرآن حکیم میں مرد و عورت کے اعمال کو ضائع نہ کرنے کا بیان اپنے اندر وسیع مطالب کا حامل ہے:

"فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لاَ أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَى.." [1]

"پس قبول فرمالی دعا انکی، انکے رب نے کہ میں تم میں سے عمل ضائع نہیں کروں گا مرد ہو یا عورت (کے اعمال) سے۔"

اس آیت قرآنی کی تفسیر میں امام الثعلبی رحمہ اللہ نے کلبی کے حوالہ سے دین، نصرۃ، اور موالاۃ میں اعمال کا ضائع نہ ہونا مراد لیا ہے۔[2]

ابن عاشور رحمہ اللہ کے مطابق:

"فَهُنَّ فِي الْإِيمَانِ وَالْهِجْرَةِ يُسَاوِينَ الرِّجَالَ، وَهُنَّ لَهُنَّ حَظُّهُنَّ فِي ثَوَابِ الْجِهَادِ لِأَنَّهُنَّ يَقُمْنَ عَلَى الْمَرْضَى وَيُدَاوِينَ الْكَلْمَى، وَيَسْقِينَ الْجَيْشَ"۔[3]

پس وہ ایمان اور ہجرت میں مردوں کے برابر ہیں، اور ان کے لیے جہاد کے اجر میں حصہ ہے کیونکہ وہ بیماروں کی دیکھ بھال کرتی ہیں، زخمیوں کا علاج کرتی ہیں، اور فوج کو پانی پلاتی ہیں۔

ڈاکٹر زاہد فاروق لکھتے ہیں:

عہد نبی ﷺ میں خواتین نے جنگ کے میدان میں نہ صرف فعّال کردار ادا کیا بلکہ مختلف محاذوں پر اپنی صلاحیتوں کا بہترین مظاہرہ کیا۔ جنگوں میں ان کی شمولیت براہ راست میدان جنگ میں لڑنے سے لے کر زخمیوں کی دیکھ بھال، دفاعی حکمت عملی میں معاونت، اور دشمن کے حملوں کا مقابلہ کرنے تک محیط تھیں۔[4]

استشراقی ادب میں صحابیات رضی اللہ عنہن کے کردار کو مختلف انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اس تحقیق میں استشراقی ادب کے ان بیانیوں کا تجزیہ ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ میں صحابیات کے طبی و عسکری کردار کو مغربی اذہان کس طرح پیش کرتے ہیں تاکہ اور اس کے پیچھے کار فرما نظریات کو جاننے کے بعد اصلاح کی جاسکے۔ یہ تحقیق نہ صرف صحابیات رضی اللہ عنہن کے طبی و عسکری کردار کو اجاگر کرنے کی کوشش کرے گی بلکہ اس پر موجود استشراقی تنقید کا علمی جائزہ بھی پیش کرے گی۔ اس سے نہ صرف اسلامی تاریخ کے اس اہم پہلو کو سمجھنے میں مدد ملے گی بلکہ استشراقی ادب کی ممکنہ حد تک مثبت بیانات کو آشکار کیا جاسکے گا۔

لہذا اس تحقیق کے مقاصد میں صحابیات کے طبی و عسکری کردار کو تاریخی اور علمی تناظر میں اجاگر کرنا شامل ہے۔ استشراقی ادب میں صحابیات رضی اللہ عنہن کے کردار کی تصویر کشی کا تنقیدی جائزہ، اور اسلامی تاریخ میں خواتین کے فعّال کردار کو سمجھنے اور اجاگر کرنے کے لیے علمی بنیاد فراہم کرنا، شامل ہے۔

ان مقاصد کے حصول کے لیے ان تحقیقی سوالات کے ذریعے یہ جاننا ضروری ہے کہ صحابیات رضی اللہ عنہن کا طبی و عسکری کردار اسلامی معاشرت میں کس طرح نمایاں رہا؟ استشراقی ادب میں صحابیات کے اس میدان کردار کو کس طرح پیش کیا گیا ہے؟

منہج تحقیق

زیر نظر مقالہ میں بنیادی مصادر کے ساتھ ساتھ عصر حاضر میں لکھے جانے والے مقالات اور استشراقی ادب سے استفادہ کرتے ہوئے تجزیاتی منہج تحقیق کی کاوش کی گئی ہے۔ اس تحقیق میں مستشرقین کے نظریات کو اسلامی روایات سے موازنہ کر کے یہ جانچنے کی کوشش کی گئی کہ آیا ان کے خیالات کس حد تک مثبت انداز میں صحابیات رضی اللہ عنہن کے طبی و عسکری کردار پر بات کرتے ہیں۔

عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں صحابیات طبی و عسکری کا کردار

صحابیات رضی اللہ عنہن نے غزوات میں اپنی دلیری و شجاعت کے جوہر دکھائے اور یہ ثابت کیا کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جس میں خواتین کو معاشرتی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ طبی و عسکری ذمہ داریوں سرانجام دینے کے مواقع بھی میسر آئے ہیں۔

صحابیات رضی اللہ عنہن کے معاشرتی کردار میں چند اہم امور میں سے زخمیوں کو پانی پلانا، کھانے کا انتظام کرنا، زخمی سپاہیوں کی مرہم پٹی کرنا، زخمی سپاہیوں کو میدان جنگ سے اٹھا کر لانا، زخمی سپاہیوں کی تیمارداری کرنا، مجاہدین اسلام کی حوصلہ افزائی کرنا اور ضرورت کے وقت فوج کو ہمت دلانا اور ان کی امداد کرنا، وغیرہ شامل ہے۔

مثال کے طور پر أم كبشة القضاعية کی طلب تھی کہ وہ زخمیوں کا علاج کرے جس پر انہوں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مہارت کو استعمال کرنے کی اجازت کے لیے درخواست کی۔[5] حضرت امّ ورقہ بنتِ عبد اللہ بن حارث خزرج کے خاندان بنو مالک بن النجار کی ایک عظیم خاتون تھیں۔ اسلام لانے اور بیعت کرنے کے علاوہ قرآن کی جامع بھی تھیں۔ انہوں نے غزوہ بدر سے قبل رسول کریمؐ سے درخواست کی تھی کہ:

"أُذَنُ لِي فَأَخْرُجَ مَعَكَ أُدَاوِي جَرْحَاكُمْ وَأُمَرِّضُ مَرْضَاكُمْ لَعَلَّ اللَّهَ يُهْدِي لِي شَهَادَةً. [قَالَ: إِنَّ اللَّهَ مُهْدٍ لَكِ شَهَادَةً] . فَكَانَ يُسَمِّيهَا الشَّهِيدَةَ."[6]

"مجھے غزوہ میں جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں تا کہ آپ ﷺ کے زخمیوں کی دوا کریں اور بیماریوں کی تیمارداری کریں اور شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت عطا فرمادے۔ رسولِ کریمؐ نے فرمایا تھا" بے شک اللہ تعالیٰ تم کو شہادت عطا فرمانے والا ہے اور آپؐ نے ان کا نام ہی شہیدہ رکھا تھا۔[7]

كُنّا مع النبيّ ﷺ "نَسقِي وَنُدَاوِي الجَرحَى، ونَرُدُّ القَتلَى إلى المدينة۔[8]

(ہم نبی کریمؐ کے ساتھ (غزوہ میں) شریک ہوتے تھے، مسلمان خواتین فوجیوں کو پانی پلاتی تھیں زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں اور جو لوگ شہید ہو جاتے انہیں مدینہ منتقل کرتی تھیں۔)

غزوہ بدر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ام سلیم رضی اللہ عنہا، ام سلیط رضی اللہ عنہا اور دیگر صحابیات رضی اللہ عنھن بھی شریک ہوئیں۔ ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے دفاع میں مردوں کی طرح ثابت قدمی اور بے باقی کا مظاہرہ کیا۔[9]

مزید یہ کہ غزوہ خندق میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے جس بہادری سے ایک یہودی کو قتل کیا اور یہودیوں کے حملے کو روکنے کی جو تدبیر اختیار کی وہ بجائے خود نہایت حیرت انگیز ہے۔ غزوہ حنین میں ام سلیم رضی اللہ عنہا کا خنجر لے کر نکلنا ایک مشہور بات ہے۔[10]

جنگ یرموک جو عہد فاروقی میں ہوئی تھی۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت ام ابان رضی اللہ عنہا، ام حکیم رضی اللہ عنہا اور ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے بڑی دلیری سے جنگ کی تھی۔ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا نے جو انصار کے قبیلہ سے تھیں خیمہ کی چوب سے 9 رومیوں کو قتل کیا۔[11] نہ صرف بری بلکہ بحری لڑائیوں میں بھی صحابیات نے شرکت کی 28ھ میں جزیرہ قبرص پر حملہ ہوا تو حضرت ام حرام اس میں شامل ہوئیں۔[12] سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اعلیٰ چادر جو آپ کی زوجہ محترمہ کے لیے لینے کا کہا گیا نہیں لی اور حضرت ام سلیط رضی اللہ عنہا کو دیتے ہوئے جنگ احد میں ان کے کردار کو یاد رکھا۔ جس سے خیر کے کاموں کے میں کارکردگی پر حوصلہ افزائی کا درس ملتا ہے۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے سات غزوات میں صحابی کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لیے کھانا پکایا تھا۔ یہ سلسلہ چل پڑا اور بعد میں اغواث اور امارث وغیرہ کی جنگوں میں جو خلافت فاروقی میں ہوئیں عورتوں اور بچوں نے گورکنی کی خدمت انجام دی تھی اور زخمیوں کی مرہم پٹی کی۔ اس کے علاوہ بیمار کی طرف سفر کرتی اگرچہ مسافت شہروں تک کی ہو۔[13]

المختصر، رفیدہ الاسلمیہ، ام عطاء الانصاریہ، ام ورقہ بنت عبد اللہ، ام سلیم، صفیہ بنت عبد المطلب، عائشہ بنت ابی بکر، ام سیدہ بنت قیس، ام ایمن (برکہ حبشیہ)، حمنۃ بنت جحش اور زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنھن کا بھی شمار ہوتا ہے۔ کہ وہ غزوات میں شرکت اور طبی میدان میں بھی اہم کردار ادا کیا۔

حمنہ بنت جحشؓ نے بھی اس دن یہ خدمات انجام دی ہیں۔ ابن سعد نے لکھا ہے۔

"وقد كانت حضرت أحدًا تسقى العطش وتداوي الجرحىٰ"[14]

"وہ اُحد میں موجود تھیں۔ پیاسوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کا علاج کرتیں۔"

اُمّ ایمن کے حالات میں بھی ابن سعدؒ نے اسی قسم کی روایت نقل کی ہے:

"وقد حضرتْ أمّ أيمن أحدًا وكانت تسقي الماء وتداوي الجرحى وشهدت خيبر مع رسول الله ﷺ" [15]

اُمّ ایمن غزوۂ اُحد میں حاضر ہوئیں، پانی پلایا کرتی تھیں اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں، اور خیبر کے معرکے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئیں۔

حضرت رُفَیْدَہ بنت سعد الاسلمیہ رضی اللہ عنھا اور دیگر صحابیات کے اس میدان میں کردار کے حوالہ سے گفتگو اور استشراقی ادب کا اسی ضمن میں جائزہ اہمیت کا حامل ہے

حضرت رُفَیْدَہ بنت سعد الاسلمیہ رضی اللہ عنھا

حضرت رُفَیْدَہ بنت سعد الاسلمیہ رضی اللہ عنھا اسلام کی پہلی خاتون طبیبہ سمجھی جاتی ہیں جنہوں نے اسلامی تاریخ میں بطور معالج اور نرس شاندار خدمات انجام دیں۔ وہ قبیلہ بنو اسلم سے تعلق رکھتی تھیں اور مدینہ منورہ میں رہائش پذیر تھیں۔ حضرت رُفیدہ رضی اللہ عنھا اپنی رحمدلی، خدمت خلق اور زخمیوں کی دیکھ بھال میں مہارت کے لیے مشہور تھیں۔ آپ رضی اللہ عنھا نے غزوات کے دوران زخمیوں اور بیماروں کا علاج کیا۔ انہوں نے زخمیوں کے لیے ایک خیمہ قائم کیا جہاں مرہم پٹی اور علاج معالجہ کیا جا سکتا تھا۔ ان کے اس خیمے کو اسلامی تاریخ کے پہلے "فیلڈ ہسپتال" کا درجہ دیا جاتا ہے۔ غزوہ احد، غزوہ خندق، اور دیگر جنگوں میں سیدہ رُفیدہ رضی اللہ عنھا نے زخمی مجاہدین کی دیکھ بھال کی۔ ان کی خدمات کو رسول اللہ ﷺ نے بہت سراہا۔

حضرت رفیدہ رضی اللہ عنھا کا طبی سفر بڑھتی ہوئی مسلم کمیونٹی میں بیماروں اور زخمیوں کی دیکھ بھال کے لیے اس کی لگن کے ساتھ شروع ہوا۔ نرسنگ اور صحت کی دیکھ بھال میں اس کی مہارت خاص طور پر مشکلات کے وقت میں واضح ہو گئی۔ جنگ بدر (624 عیسوی) کے بعد آپ رضی اللہ عنھا نے مدینہ میں مسجد نبوی کے قریب زخمیوں کے علاج اور دیکھ بھال کے لیے ایک خیمہ لگایا۔ آپ رضی اللہ عنھا کو رسول اللہ ﷺ نے خدمات کی وجہ سے خصوصی عزت بخشی۔ جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ غزوہ خندق میں زخمی ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں سیدہ رُفیدہ رضی اللہ عنھا کے خیمے میں علاج کے لیے بھیجا۔ چنانچہ مسجدِ نبویؐ میں ان کا خیمہ تھا۔

(فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهُ فِي خَيمَةِ رَفِيدَةِ التِي فِي المَسْجِدِ حَتَّى أَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ وَكَانَتْ امْرَأَةُ تَدَاوِي الجرجي وَتَحْتَسِبُ بِنَفْسِهَا عَلَى خِدْمَةٌ مِن كانت بِهِ ضَيْعَةً مِنَ المُسْلِمِينَ) [16]

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسے رفیدہ کے خیمے میں رکھ دو جو مسجد میں ہے، تاکہ میں قریب سے اس کی عیادت کر سکوں اور وہ ایک عورت تھیں جو زخمیوں کا علاج کرتی تھیں اور اپنی ذات کو ان مسلمانوں کی خدمت کے لیے وقف کرتی تھیں جنہیں ضرورت ہوتی تھی۔ صحیح بخاری میں بھی یہ تذکرہ ملتا ہے۔[17]

آپ رضی اللہ عنہا کی طبی خدمات نے صحت کی دیکھ بھال کی تاریخ پر انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ نرسنگ، کمیونٹی پر مبنی صحت کے اقدامات، اور احتیاطی ادویات پر زور دینے میں ان کاوشیں ایک جامع نقطہ نظر کی عکاسی کرتی ہیں جو صحت کی دیکھ بھال کے عصری اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔ مریضوں کی عمدہ دیکھ بھال کرنے پر بحریہ یونیورسٹی میں رائل کالج آف سرجنز آئرلینڈ کی طرف سے سالانہ بنیادوں پر کامیاب طلبہ کو "نرسنگ میں رفیدہ الاسلمیہ انعام" پیش کیا جاتا ہے۔[18]

محمد علی قطب لکھتے ہیں:

> *Rufaydah's Tent can be compared to what is known as field hospital in modem military terms. It was certainly one of the first founding cells of Islamic civilisation. No doubt, this job needs medical knowledge and experience; and knowledge of production and application of drugs and treatment of wounds and broken bones. Rufaydah was qualified in all these aspects.*[19]

حضرت رفیدہ رضی اللہ عنھا کا خیمہ جدید عسکری اصطلاحات میں فیلڈ ہسپتال سے تشبیہ دی جاسکتی ہے۔ یہ بلاشبہ اسلامی تہذیب کے ابتدائی بنیادی مراکز میں سے ایک تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کام طبی علم اور تجربے کا متقاضی تھا، نیز دوائیوں کی تیاری اور استعمال، زخموں کے علاج اور ہڈیوں کے جوڑنے کے علم کی ضرورت بھی تھی۔ رفیدہ ان تمام پہلوؤں میں ماہر تھیں۔

حضرت ام عطیہ الانصاریۃ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مورخین نے لکھاہے کہ ان کا شمار عہد جاہلیت اور عہد اسلامی دونوں عہدوں میں طب اور جراحت کے مشہور ماہرین میں ہوتا تھا۔ وہ خود فرماتی ہیں:

> غَزَوْتُ مع رَسولِ اللهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، أَخْلُفُهُمْ في رِحالِهِمْ، فأَصْنَعُ لهمُ الطَّعامَ، وَأُداوِي الجَرْحى، وَأَقُومُ على المَرْضى۔[20].
>
> میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی، میں مجاہدین کے لیے ان کے پڑاؤ میں قیام کرتی، ان کے لیے کھانا تیار کرتی، زخمیوں کا علاج کرتی اور بیماروں کی دیکھ بھال کرتی۔

حضرت نسیبہ بنت کعب المازنیۃ رضی اللہ عنہا نے غزوۂ بدر میں، حضرت اُمیمہ بنت قیس الغفاریۃ رضی اللہ عنہا جن کو کم عمری کے باوجود آپ ﷺ نے غزوہ میں شمولیت کی اجازت مرحمت فرمائی۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مختلف وفود آتے رہتے تھے۔ وہ جو کچھ علاج معالجے سے متعلق باتیں بتاتے تھے انھیں میں یاد کر لیا کرتی تھی"۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا حبشہ ہجرت سے بہت سی طبی معلومات حاصل ہوگئی تھیں، حضرت شفاء بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہا بھی لوگوں کو مختلف علاجی تدابیر بتایا کرتی تھیں۔ وہ نملہ (ایک جلدی مرض) کا علاج جھاڑ پھونک سے کیا کرتی تھیں۔ مسند احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی روایت نقل کی گئی ہے کہ: نبی اکرم ﷺ نے ایک صحابیہ حضرت شفاؓ بنت عبد اللہ عدویہ کو جو لکھنا پڑھنا جانتی تھیں، انہیں اس بات پر مامور فرمایا تھا کہ وہ حضرت حفصہؓ کو لکھنا پڑھنا سکھائیں اور زہریلے کیڑے مکوڑوں کے کاٹنے کا دم بھی بتائیں، چناچنہ حضرت حفصہؓ نے بہت جلد پڑھنے کے ساتھ لکھنا بھی سیکھ لیا۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ غزوات میں ام سلیم اور انصار کی عورتیں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ہوتی

تھیں جو جنگ کے دوران پانی بھر کر لاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھیں۔ حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کی عوتوں کو بخار اور کانوں کے امراض کے علاج کی اجازت دی تھی۔[21]

عسکری خدمات کے ساتھ ساتھ صحابیات نے طبی خدمات بھی انجام دیں۔ یہ خدمات میدان جنگ کے علاوہ عام زندگی میں بھی سرانجام دی۔ جیسے سیدہ رفیدہ رضی اللہ عنہا، حضرت شفاؓ بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا، ام سلمہ رضی اللہ عنہا، احضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ کچھ مشہور صحابیات کے نام ہیں جو اسلامی تاریخ میں اہم کردار ادا کرنے والی عظیم شخصیات تھیں اور انہوں نے سماجی فلاح و بہبود میں اپنا حصہ ادا کیا۔

گھریلو دوا دارو یا علاج کا ایک عام فن بھی تھا اور بہت سی خواتین اکثر اپنے مردوں کے مانند بسا اوقات فوری علاج کی خدمات انجام دیتی تھیں۔ بعض مثالیں ان کی تائید میں پیش ہیں۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا نے غزوہ احد میں رسول اللہ ﷺ کے زخموں سے بہتے ہوئے خون کا علاج کیا تھا۔ انہوں نے چٹائی کے ایک ٹکڑے کو جلا کر اس کی راکھ زخموں پر رکھ دی تھی اور خون بند ہو گیا تھا۔[22]

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا نے دیکھا کہ خون بند نہیں رک رہا، تو آپ رضی اللہ عنھا نے چٹائی کے ٹکڑے کی راکھ آپ ﷺ کے زخموں پر چپکا دی، جس سے خون بند ہو گیا۔ رسول اکرم ﷺ کی آخری بیماری میں حضرت اسماء بنت عمیس اور حضرت ام سلمہ نے آپ ﷺ کے دہن مبارک میں کھلی اور تیل کی بنی ہوئی دوا زبردستی ڈال دی تھی۔ یہ خاص طبی نسخہ ان دونوں خواتین عصر نے اپنے قیام حبشہ کے زمانے میں سیکھا تھا۔ بعض روایات میں ہے کہ عود ہندی (ورس) اور تیل سے بنی ہوئی دوا تھی۔ بہر حال خواتین مکرم نے حبشی طب سے استفادہ کر کے اس کا استعمال کیا تھا۔[23]

دعبد المتعال محمد الجبری لکھتے ہیں: "عورت نصف معاشرہ ہے۔۔۔بنی عدی سے شفاعدویہ کو رسول اکرم ﷺ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنھا کو کتابت و خوشخطی سکھانے کے لیے مقرر فرمایا۔۔۔ فرانسیسی مستشرق سیدہ سکینہ بنت الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ کی صفات حمیدہ، اخلاق، علم و ادب کے مقام کے متعلق کلام کیا ہے۔ عہد وسطی میں بہت سی ایسی خواتین کے حالات ملتے ہیں جنھوں نے طب و جراحت میں مہارت حاصل کر کے شہرت پائی، چنانچہ بنی عود میں زینب بڑی طبیبہ اور ماہرہ امراض چشم تھیں۔"[24] ام الحسین بنت القاضی ابن جعفر مختلف مضامین اور علم وفنون میں ماہر تھیں اور طبیبہ مشہور تھیں۔ الحفیظ بن زہر کی بہن اور اس کی بیٹی جن کی شہرت طبیب کے طور پر تھی، امراض نسوانی میں ماہر تھیں اور شاہی محل کی عوتوں کا علاج انہی سے کروایا جاتا تھا۔[25] ایک تحقیق کے مطابق

> *"Pakistani parents actively channel daughters into medical education, considering medicine to be the most 'respectable' field. However, in a patrilocal society with norms of early, arranged marriages for daughters, there is a significant influence of in-laws and a husband on a woman's professional future. Parents perceive the medical degree as a 'safety net' should something go wrong with the marriage, rather than a step toward a medical career."*[26]

پاکستانی والدین اپنی بیٹیوں کو میڈیکل تعلیم کی طرف طور پر عملی طور پر رہنمائی کرتے ہیں کیونکہ وہ طب کو سب سے 'معزز' شعبہ سمجھتے ہیں۔ تاہم، ایک پدرانہ معاشرے میں، جہاں بیٹیوں کی جلدی اور طے شدہ شادیوں کے اصول رائج ہیں، سسرال اور شوہر کا عورت کے پیشہ ورانہ مستقبل پر خاصہ اثر پڑتا ہے۔ والدین میڈیکل ڈگری کو ایک 'حفاظتی اقدام' کے طور پر دیکھتے ہیں، اگر شادی میں کوئی مسئلہ پیدا ہو جائے، بجائے اس کے کہ اسے طبی کیریئر کی طرف ایک قدم سمجھا جائے۔

> *It is worth remembering that the first registered female physician in England was Elizabeth Blackwell in 1858, --- It is therefore clear that there is a rich history of female Muslim physicians in Islam, one that unlike those in the West, goes back centuries. Much can be learned from their findings, but more scholarship is needed to understand and appreciate their contributions.*[27]

یہ یاد رکھنا ضرورت کا حامل ہے کہ انگلینڈ کی پہلی رجسٹرڈ خاتون معالجہ ایلزبتھ بلیک ویل 1858 میں تھیں، ۔۔۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں خواتین معالجوں کی ایک شاندار تاریخ موجود ہے، جو مغرب کی تاریخ سے مختلف ہے اور صدیوں پر محیط ہے۔ ان کی تحقیق سے بہت کچھ سیکھا جا سکتا ہے، لیکن ان کے تعاون کو سمجھنے اور سراہنے کے لیے مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

محمود احمد کے مطابق:

> *"Beside taking active part in the war, there were many other services that the Sahabiyat performed, like giving medical aid to the soldiers, nursing the wounded on the battlefields and providing food and water to the wounded and thirsty... Umm 'Atiyah RadiAllah 'anha took part in seven battles."*[28]

جنگ میں فعال حصہ لینے کے علاوہ صحابیات نے کئی دیگر خدمات بھی انجام دیں، جیسے کہ سپاہیوں کو طبی امداد فراہم کرنا، میدانِ جنگ میں زخمیوں کی دیکھ بھال کرنا اور زخمیوں اور پیاسوں کو کھانا اور پانی فراہم کرنا... ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے سات جنگوں میں حصہ لیا۔

استشراقی ادب کا جائزہ

استشراقی ادب میں، صحابیات کے کردار کو عموماً کم اہمیت دی گئی یا اسے مغربی معیارات کے تناظر میں محدود کر کے پیش کیا گیا۔ مستشرقین نے اسلامی تاریخ کے ان روشن پہلوؤں کو یا تو نظر انداز کیا یا ان کی تشریح میں جانبداری سے کام لیا۔ جس سے اسلامی معاشرت میں خواتین کے حقیقی کردار کا ادراک نہیں ہو سکا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ چند مثبت استشراقی بیانیوں کا جائزہ لیا جائے جو صحابیات کے طبی اور عسکری کردار کو درست تناظر میں پیش کرتے ہیں۔

Suad Joseph کے مطابق

> *"Medicine was another area in which women excelled all the way back to the period of the Prophet. There were famous women doctors in Arabia, Syria, Iraq, and Egypt during the medieval period."*[29]

طب بھی ایک شعبہ تھا جس میں عورتوں نے عہد نبوی تک سبقت حاصل کرلی تھی۔ قرون وسطیٰ میں عرب، شام، عراق اور مصر میں مشہور خواتین ڈاکٹرز تھیں۔

> *"Women's work extended to the marketplace where they brought goods they produced or grew to sell.They also acted as waqf executors, sometimes setting up the awqaf themselves and at other times assigned to the job by the qadì."*[30]

مزید برآں، "خواتین کا کام بازار تک پھیلا ہوا ہے جہاں وہ اپنی تیار کردہ یا فروخت کرنے کے لیے اگائی ہوئی چیزیں لاتی تھیں۔ انہوں نے وقف کے عملدار کے طور پر بھی کام کیا، بعض اوقات خود اوقاف قائم کرتے تھے اور بعض اوقات قضا کی طرف سے کام تفویض کیا جاتا تھا۔

سماجی بہبود اور اصلاح میں مسلم خواتین کا مطالعہ کرنے کے لیے روڈنسن (Maxime Rodinson) کا نقطہ نظر اسلامی معاشروں کے اندر طبقاتی اور سماجی اقتصادی عوامل کے تجزیے سے متعلق ہے۔ انہوں نے سادگی پسندانہ اور ضروری نظریات پر تنقید کی جس میں مسلم خواتین کو صرف پدرانہ نظام یا مذہبی جبر کے شکار کے طور پر دکھایا گیا تھا۔ اس کے بجائے، انہوں نے مسلم خواتین کی زندگیوں کی تشکیل میں سماجی و اقتصادی اور تاریخی سیاق وسباق کی اہمیت پر زور دیا۔[31]

Andrew Rippin کے مطابق

> *"Women gather within the intimacy of their own gender and participate in social circles beyond their own kin grouping. Observers have noted that women emerge with a significant form of power from this structure because they are able to move between family groupings in these contexts to a far greater extent than men are able in male-oriented situations. The "inside track" on social, political and economic movement is available to women, frequently then to be shared with their husbands within the confines of their own homes, a factor of some value in domestic power arrangements."*[32]

خواتین ایک دوسرے کے ساتھ قریبی تعلقات کے دائرے میں جمع ہوتی ہیں اور اپنے خاندان سے باہر کے سماجی حلقوں میں بھی حصہ لیتی ہیں۔ مشاہدین نے نوٹ کیا ہے کہ اس سماجی ڈھانچے سے خواتین ایک نمایاں قسم کی طاقت کے ساتھ سامنے آتی ہیں، کیونکہ وہ ان سیاق و سباق میں خاندانی گروہوں کے درمیان اس حد تک منتقل ہو سکتی ہیں جو مردوں کے لیے مردوں پر مبنی حالات میں ممکن نہیں ہوتا۔ سماجی، سیاسی، اور معاشی تحریک کا "اندرونی راستہ" خواتین کے لیے دستیاب ہوتا ہے، جو اکثر اپنے شوہروں کے ساتھ اپنے گھریلو ماحول میں شیئر کیا جاتا ہے، اور یہ گھریلو طاقت کے انتظامات میں ایک اہم عنصر ہے۔

صحابیاتؓ کے طبی کردار پر مستشرقین کی آراء کے حوالے سے چند اقتباسات

اسلام کی ابتدائی تاریخ میں صحابیات رضی اللہ عنہن کا کردار نہ صرف مذہبی اور سماجی معاملات میں نمایاں تھا بلکہ طبی اور عسکری میدان میں بھی ان کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ مغربی مستشرقین نے اس موضوع پر مختلف آراء پیش کی ہیں۔ بعض نے صحابیات کے اس کردار کو تسلیم کیا جبکہ کچھ نے ان کی خدمات کو محدود اور روایتی دائرے میں قید کرنے کی کوشش کی۔ مستشرقین کی آراء کا تحقیقی جائزہ لینا ضروری ہے تاکہ اسلامی تاریخ میں خواتین کے حقیقی کردار کو صحیح تناظر میں سمجھا جا سکے اور مغربی علمی مباحث میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ کی طرف قدم بڑھایا جا سکے۔

ڈینیز اسپیلبرگ (Denise Spellberg) کے مطابق

ڈینیز اسپیلبرگ (1958ء-) کے مطابق "حضرت رفیدہؓ نے جنگوں کے دوران طبی خدمات کے ساتھ ساتھ عسکری مدد بھی فراہم کی، جو اسلامی تاریخ میں خواتین کی فعال شمولیت کی مثال ہے۔"[33] آگے چل کر وہ مزید لکھتا ہے کہ حضرت رفیدہؓ نے غزوہ احد میں زخمیوں کا علاج کر کے مسلمانوں کی طبی خدمات میں اہم کردار ادا کیا۔[34]

کارین آرمسٹرانگ (Karen Armstrong) کے مطابق

صحابیاتؓ کی طبی خدمات اسلامی معاشرت کی فلاح و بہبود میں کلیدی حیثیت رکھتی ہیں، خصوصاً نبی اکرمؐ کی زوجہ حضرت عائشہؓ ۔۔۔ جنہوں نے فوجی حکمت عملیوں میں بھی فعال کردار ادا کیا۔[35]

آنی میری شمل (Annemarie Schimmel)

آنی میری شمل کے مطابق: "صحابیاتؓ نے نبی اکرمؐ کی قیادت میں جنگوں میں حصہ لے کر اپنے عسکری کردار کا مظاہرہ کیا، جیسے حضرت ام عمارہؓ نے غزوہ احد میں دکھایا۔[36]" اور "اسلامی معاشرت میں خواتین کا کردار محض گھریلو نہیں بلکہ طبی میدان میں بھی قابل ذکر رہا، جیسے حضرت رفیدہؓ کی خدمات نے ثابت کیا۔[37]"

مارگٹ بدران (Margot Badran)

اسلامی تاریخ میں خواتین نے جنگوں کے دوران طبی امداد فراہم کر کے اپنی اہمیت ثابت کی، جیسا کہ حضرت رفیدہؓ اور حضرت عائشہؓ نے کیا۔[38]

"اسلامی معاشرت میں خواتین نے عسکری میدان میں بھی کردار ادا کیا، جیسے حضرت عائشہؓ اور حضرت ام عمارہؓ نے جنگی حالات میں حصہ لیا۔[39]"

ولیم مونٹگمری واٹ(W. Montgomery Watt)

حضرت ام عمارہؓ کی جنگی خدمات میں طبی امداد کا کردار ان کی بہادری کی غمازی کرتا ہے۔[40]

حضرت ام عمارہؓ نے غزوہ احد میں اپنے عسکری کردار کے ذریعے اپنے عزم اور جرات کا ثبوت دیا۔[41]

ولفریڈ کینٹوَل سمتھ(Wolfred Cantwell Smith)

"صحابیاتؓ نے اسلامی تاریخ میں عسکری اور سیاسی میدانوں میں فعال کردار ادا کیا، جو اسلام کے آغاز میں خواتین کے اہم کردار کو اجاگر کرتا ہے۔[42]"

مائیکل کک(Michael Cook) کے مطابق:

"اسلامی جنگوں میں صحابیاتؓ کی شرکت نے یہ ثابت کیا کہ خواتین کی عسکری خدمات اسلامی معاشرت میں ایک فطری امر تھی۔"[43]

نتیجہ بحث

اس تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ تاریخ اسلام میں صحابیات رضی اللہ عنہن نے نہ صرف اپنے ایمان وعقیدے کی پختگی کا ثبوت دیا بلکہ اپنے عملی کردار سے معاشرتی ترقی کے لیے مختلف میدانوں میں بھی نمایاں حصہ ڈالا۔ انہوں نے اپنے زمانے میں ایک نئی سمت متعارف کروائی جس کا اثر نہ صرف ان کے عہد پر پڑا بلکہ اس سے آنے والی نسلوں کو بھی فائدہ پہنچا۔ صحابیات رضی اللہ عنہن کا طبی کردار اسلام میں ایک اہم پہلو ہے۔ ان صحابیات میں سیدہ رفیدہ الاسلمیہ کا کردار سب سے نمایاں ہے جو پہلی خاتون طبیبہ کے طور پر تاریخ میں جانی جاتی ہیں۔ انہوں نے جنگوں میں زخمیوں کی دیکھ بھال کرنے اور علاج معالجہ کرنے کا جو عمل شروع کیا، وہ نہ صرف ایک اہم فیلڈ ہسپتال کی تشکیل کا باعث بنا بلکہ اس کے ذریعے صحابیات رضی اللہ عنہن نے اپنی فنی مہارت کو اسلام کی فلاحی خدمات کے ساتھ جوڑا۔ اسی طرح، دیگر صحابیات رضی اللہ عنہن نے بھی مختلف مقامات پر طبی خدمات فراہم کیں، جن میں بیماریوں کا علاج، زخمیوں کی مرہم پٹی اور فوجیوں کو پانی پلانے جیسے امور شامل تھے۔

صحابیات رضی اللہ عنہن اپنے معاشرتی فرض کو بخوبی ادا کرتی تھیں اور اس طرح انہوں نے اپنی خدمات کو اسلام کی فلاحی تعلیمات سے ہم آہنگ کیا۔ عسکری میدان میں بھی صحابیات رضی اللہ عنہن کا کردار نہایت اہم تھا۔ جنگوں میں شریک ہو کر نہ صرف اپنے شوہروں اور اہل خاندان کی مدد کرتی تھیں بلکہ زخمیوں کی دیکھ بھال اور ان کی طبی امداد فراہم کر کے جنگ کے نتائج پر بھی گہرا اثر ڈالتا ہے۔ سیدہ ام سلیم، سیدہ عائشہ، اور سیدہ صفیہ جیسے اہم نام اس بات کے غماز ہیں کہ اسلامی معاشرت میں خواتین کو محض نگران نہیں، بلکہ جنگی میدان میں بھی فعال کردار ادا کرنے کا موقع ملا۔ ان خواتین نے یہ ثابت کیا کہ عورتیں نہ صرف گھر کے اندر بلکہ بیرون بھی اپنی خدمات کا بھرپور مظاہرہ کر سکتی ہیں۔

استشراقی ادب میں صحابیات کے کردار کا جائزہ لیتے ہوئے یہ بات سامنے آتی ہے کہ بعض مغربی مصنفین اور مستشرقین نے صحابیات رضی اللہ عنہن کے کردار کسی حد تک مثبت انداز میں بیان کیا ہے۔ ہمیں اسلامی تاریخ میں خواتین کے کردار کو ایک نئے زاویے سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر کھلے دل سے مغرب میں ان کے کردار کے جملہ پہلوؤں کو بغیر تعصب کے دیکھا جائے تو اس کے نتیجتاً شرق و غرب کی خواتین مستفید ہو سکتی ہیں۔ صحابیات رضی اللہ عنہن نے نہ صرف دینی اعتبار سے بلکہ سماجی، سیاسی اور عسکری میدان میں بھی اپنی خدمات فراہم کیں، اور ان کا یہ کردار اسلامی معاشرت کی ترقی اور فلاح کے لیے ایک سنگ میل ثابت ہوا۔ ان خواتین کا کردار نہ صرف اسلام کی ابتدائی تاریخ کا حصہ تھا بلکہ آج کے معاشرے کے لیے ایک مشعلِ راہ ہے کہ کس طرح خواتین معاشرتی فلاح و بہبود کے لیے اپنے آپ کو پیش کر سکتی ہیں۔ ہمیں ان خواتین کے کردار کو پوری دنیا کے سامنے لانا ہوگا تاکہ ان کی خدمات کا سچّا اعتراف کیا جا سکے اور ان کی خدمات کو بطور نمونہ پیش کیا جا سکے۔ اور ہمیں خیر کے کاموں کے میں کارکردگی پر دوسروں کی حوصلہ افزائی ضروری ہے۔

تاہم صحابیات رضی اللہ عنہن کا کردار نہ صرف اسلام بلکہ عالمی تاریخ میں ایک سنہری باب کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کی جدوجہد اور قربانیاں نہ صرف ان کے دور کے لیے اہم تھیں بلکہ آج بھی ہمیں ان سے سبق لینے کی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنے معاشرتی، دینی، اور قومی ذمہ داریوں کو بہتر طور پر ادا کر سکیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1] آلِ عِمْرَان، 3: 195۔

Āli-‘Imrān, 03:195.

[2] أحمد بن محمد بن إبراهيم الثعلبي، الكشف والبيان عن تفسير القرآن (بيروت :دار إحياء التراث العربي, 2002 م)،3: 235.

Aḥmad bin Muhammad bin Ibrāhīm al-Tha‘labī, *Al-Kashf wa al-Bayān ‘An Tafsīr al-Qur’ān* (Beruit: Dār al-Iḥyā al-Turāth al-‘Arabi, 2002), 3:195.

[3] محمد الطاهر بن محمد بن محمد الطاهر بن عاشور التونسي، التحرير والتنوير «تحرير المعنى السديد وتنوير العقل الجديد من تفسير الكتاب المجيد (تونس: الدار التونسية للنشر - سنة النشر: 1984 هـ) 4: 203۔

Muḥammad al-Ṭāhir bin Muḥammad bin Muḥammad al-Ṭāhir bin ʿĀshūr al-Tūnisī, *al-Taḥrīr wa al-Tanwīr*: Taḥrīr al-Maʿnā al-Sadīd wa Tanwīr al-ʿAql al-Jadīd min Tafsīr al-Kitāb al-Majīd (Tūnis: al-Dār al-Tūnisiyyah li-al-Nashr – Sanat al-Nashr: 1984 H) 4:203.

[4] -Dr. Hafiz Zahid Farooq, et al. “The Role of Muslim Female Warriors in the Prophetic Era: An Analytical Study,” *Al-Qawārīr*. 6, 1 (Dec. 2024), 1–15-

[5] ۔أبو الحسن علي بن أبي الكرم محمد بن محمد بن عبد الكريم بن عبد الواحد الشيباني الجزري، عز الدين ابن الأثير (المتوفى: 630هـ)، أسد الغابة في معرفة الصحابة، المحقق: علي محمد معوض - عادل أحمد عبد الموجود (بيروت: دار الكتب العلمية الطبعة: الأولى سنة النشر: 1415هـ - 1994 م)، 8 : 3۔525۔

Abū al-Ḥasan ʿAlī ibn Abī al-Karam Muḥammad ibn Muḥammad ibn ʿAbd al-Karīm ibn ʿAbd al-Wāḥid al-Shaybānī al-Jazarī, ʿIzz al-Dīn Ibn al-Athīr (al-Mutawaffá: 630 AH), *Asad al-Ghābah fī Maʿrifat al-Ṣaḥābah*, al-Muḥaqqiq: ʿAlī Muḥammad Muʿawwaḍ - ʿĀdil Aḥmad ʿAbd al-Mawjūd

(Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, al-Ṭabʿah: al-Ūlá Sanat al-Nashr: 1415 AH - 1994 CE), 8: 3.525.

[6] ابن الأثير، أسد الغابة،8 : 334۔335۔

Ibn al-Athīr, *Asad al-Ghābah*, 8: 334–335.

[7] أبو عبد الله محمد بن سعد بن منيع الهاشمي بالولاء، البصري، البغدادي المعروف بابن سعد (المتوفى: 230هـ)، الطبقات الكبرى، تحقيق: محمد عبد القادر عطا (بيروت: دار الكتب العلمية - الطبعة: الأولى، 1410 هـ - 1990 م)، 8:457؛

[8] ۔بخاری،محمد بن اسماعیل،صحیح بخاری، کتاب الجہاد، باب مداوۃ النساء الجراحی فی الغزوہ، رقم الحدیث:2882

Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Jihād, Bāb Mudāwat al-Nisāʾ al-Jarāḥī fī al-Ghazwah, Ḥadīth no. 2882.

[9] ۔محمد بن سعد بن منيع الزهري ، المحقق: علي محمد عمر، الطبقات الكبرىٰ ۔ لطبقات الكبير (الطبقات الكبرى (طبقات ابن سعد) (ط. الخانجي)،الناشر: مكتبة الخانجي، سنة النشر: 1421 - 2001الجزء الثامن ، ص 415

Muḥammad ibn Saʿd ibn Manīʿ al-Zuhrī, al-Ṭabaqāt al-Kubrā, al-Muḥaqqiq: ʿAlī Muḥammad ʿUmar (Ṭ. al-Khānajī), al-Nāshir: Maktabat al-Khānajī, Sanat al-Nashr: 1421 AH - 2001, Vol. 8, p. 415.

[10] ۔ ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری ،صحیح مسلم ،الصحیح (بیروت، لبنان : دار احیاء التراث العربی۔ س ن) جلد 2 ۔ ص 103

Abū al-Ḥusayn Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī al-Naysābūrī, Ṣaḥīḥ Muslim, (Bayrūt, Lubnān: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, n.d.), Vol. 2, p. 103.

[11] ۔ أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر عسقلاني ،اصابه فى تميز الصحابة، الناشر: دار الكتب العلمية – بيروت سنة النشر: 1415 - 1995 جلد 8 ص 13

Aḥmad ibn ʿAlī ibn Muḥammad ibn Aḥmad ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣaḥābah, al-Nāshir: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah – Bayrūt, Sanat al-Nashr: 1415 AH - 1995, Vol. 8, p. 13.

[12] ۔ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ ،صحیح بخاری،الصحیح۔ بیروت، لبنان : دار ابن کثیر، الیمامہ، 1407ھ / 1987ءجلد 2 ، ص 929

Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Ismāʿīl ibn Ibrāhīm ibn Mughīrah, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī (Bayrūt, Lubnān: Dār Ibn Kathīr, al-Yamāmah, 1407 AH / 1987 CE), Vol. 2, p. 929.

[13] ۔مولانا سعید انصاری، سیرۃ الصحابیات مع اسوہ صحابیات (لاہور: مشتاق بک کارنر، 2016)،124-125۔

Mawlānā Saʿīd Anṣārī, Sīrat al-Ṣaḥābiyyāt maʿ Uswah Ṣaḥābiyyāt (Lāhawr: Mushtāq Book Corner, 2016), pp. 124–125.

[14] ۔محمد ابن سعد، طبقات ابن سعد ، 8: 185

Muḥammad Ibn Sa'd al-Baghdādī, *Ṭabaqāt Ibn Saʿd*, 8:185.

[15] ۔محمد ابن سعد ، طبقات ابن سعد، 8 : 163۔

Muḥammad Ibn Sa'd al-Baghdādī, *Ṭabaqāt Ibn Saʿd*, 8:163.

[16] ۔أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: 852هـ)، الإصابة في تمييز الصحابة، تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود وعلى محمد معوض (بيروت: دار الكتب العلمية - الطبعة: الأولى - 1415 هـ)8: 136۔

Abū al-Faḍl Aḥmad ibn ʿAlī ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, al-Iṣābah fī Tamyīz al-Ṣaḥābah, taḥqīq: ʿĀdil Aḥmad ʿAbd al-Mawjūd wa ʿAlī Muḥammad Muʿawwaḍ (Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, al-Ṭabʿah al-Ūlá, 1415 AH), 8:136.

[17] ۔ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری: ادب المفرد, باب کیف اصبحت، حدیث نمبر 1129

Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Ismāʿīl, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Adab al-Mufrad, Bāb Kayfa Aṣbaḥta, Ḥadīth no. 1129.

[18] https://mmnews.tv/urdu/rufaida-al-aslamia-first-muslim-nurse/
(Accessed on 1-Jan-2025)

[19]- Muhammad 'Ali Qutb, Women around the Prophet, translated by 'Abdur-Rafi' Adewale Imam International Publication International Islamic Publishing House, Maktaba ibn Sirna, 2002), 190-193.
https://www.kalamullah.com/Books/women_around_the_messenger.pdf

[20] ابو الحسین مسلم بن الحجاج ,مسلم، صحیح مسلم ,1812 ۔

Abū al-Ḥusayn Muslim bin al-Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, 1812.

[21]۔ سعدیہ نورین، "طب میں خواتین کا کردار، "دختران اسلام لاہور 30، نمبر 1 (جنوری 2023)، 29۔

Saʻdiyyah Nūrīn, "Ṭibb meṅ k͟hawātīn kā kirdār," Dukhtarān-e-Islām Lāhaur 30, no, 1 (Jan 2023), 29.

[22] ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل ,صحیح البخاري, 5722.

Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Ismāʿīl, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, 5722.
https://islamicurdubooks.com/hadith/hadith-.php?bookid=1&hadith_number=5722

اطبا کا کہنا ہے کہ گون (Astragalus) کی بنی ہوئی چٹائی راکھ سے خون بڑی عمدگی سے بند ہو جاتا ہے، اس لیے کہ اس میں خشک کرنے کی صلاحیت موجود ہے اس کے علاوہ اس سے زخموں میں چبھن نہیں ہوتی۔ گون دریائی پودا ہے۔ یہ پانی میں بڑھتا ہے۔ قدیم زمانے میں اس سے چٹائی بنائی جاتی تھی اور چھلکے کاغذ کے لیے استعمال ہوتے تھے۔ اسکی راکھ سرکے میں ملا کر نکسیر کے مریضوں کی ناک میں پھونک دیں تو افاقہ ہوتا ہے۔ ابن سینا نے قانون میں لکھا ہے کہ گون کی بنی چٹان سیلان دم میں نافع ہے، اگر تازہ زخموں پر جن سے خون بہہ رہا ہو چھڑک دیں تو اسے مندمل دیتی ہے۔ محققین کا کہنا ہے کہ مصری کاغذ قدیم زمانے میں گون ہی سے بنایا جاتا تھا۔ اس کا مزاج خشک و سرد ہے اور گندے زخموں کو بڑھنے سے روکتی ہے۔ اس وقت سب سے زیادہ اسکا استعمال چین میں کیا جارہا ہے اور ایک اہم ترین جڑی بوٹی کے طور پر اس پر تحقیق جاری ہے۔ حالیہ تحقیقات کی روشنی میں خشک گون باڈی کا امیون سسٹم بہتر کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ پوڈر کی شکل میں ذیابیطس کے استعمال کی جارہی ہے۔

https://dailypakistan.com.pk/14-Jul-2017/608793

[23]۔ صحیح البخاری: کتاب الطب ، ح 5679 اور 5712

Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Ṭibb, Ḥadīth no. 5679 and 5712.

[24]۔ د عبدالمتعال محمد الجبری، المراہ في التصور الاسلامي (القاهرة: مکتبة وهبة، 1414ھ/ 1994ء)، 59 -64۔

Dr. ʿAbd al-Mutaʿāl Muḥammad al-Jibrī, al-Marʾah fī al-Taṣawwur al-Islāmī (al-Qāhirah: Maktabat Wahbah, 1414 AH / 1994 CE), pp. 59–64.

[25] ۔ڈاکٹر احمد شلبی، تاریخ تعلیم وتربیت اسلامیہ (لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، س ن)، 260۔

Dr. Aḥmad Shalbī, Tārīkh Taʿlīm wa Tarbiyyat Islāmiyyah (Lāhawr: Idārah Thaqāfat Islāmiyyah, n.d.), 260.

[26] Moazam F, Shekhani S. Why women go to medical college but fail to practise medicine: perspectives from the Islamic Republic of Pakistan. Med Educ. 2018 Jul;52(7):705-715. doi: 10.1111/medu.13545. Epub 2018 Mar 6. PMID: 29508422.

[27] Sharif Kaf Al-Ghazal, Marium Husain, "Muslim Female Physicians and Healthcare Providers in Islamic History," *JBIMA* 7, no.3 (2021): 1-8. https://www.jbima.com/current-issue/?issue=volume-7

[28] Mahmood Ahmad Ghadanfar, *Great Women of Islam*, tr Jamila Muhammad Qawi (Riyadh, Saudi Arabia: Darussalam Publishers, 2001), 8,13.

[29]-Suad Joseph, *Encyclopedia of Women & Islamic Cultures Methodologies, Paradigms and Sources* (The Netherlands: Brill Leiden, 2003), 1:8.

[30]- Suad Joseph, *Encyclopedia of Women & Islamic Cultures Methodologies, Paradigms and Sources* (The Netherlands: Brill Leiden, 2003), 1:8.

[31]-Maxime Rodinson, *Mohammed* (New York: The Penguin Press, 1971), 45, 50-51.

[32]-Andrew Rippin, *Muslims Their Religious Beliefs and Practices*, 3rd edition (Routlege، T&F Group, 2006), 290.

[33]- Denise Spellberg, *Politics, Gender, and the Islamic Past: The Legacy of A'isha Bint Abi Bakr* (New York: Columbia University Press, 1994), 130.

[34]-Denise Spellberg, *Politics, Gender, and the Islamic Past*, 142.

[35]-Karen Armstrong, *Muhammad: A Prophet for Our Time* (New York: HarperCollins, 2006), 105. 102.

[36] -Annemarie Schimmel, *Islam: An Introduction* (Albany: State University of New York Press, 1992), 120.

[37] -Annemarie Schimmel, *Islam*, 150.

[38]-Margot Badran, *Feminism in Islam: Secular and Religious Convergences* (Oxford: Oneworld Publications, 2009), 58.

[39]- Badran, *Feminism in Islam:* 85,

[40]-W. Montgomery Watt, *Muhammad at Medina* (Oxford: Clarendon Press, 1956), 111.

[41]- Watt, *Muhammad at Medina*, 121.

[42]. Wolfred Cantwell Smith, *Islam in Modern History* (Princeton: Princeton University Press, 1966), 110.

[43].Michael Cook, *The Koran: A Very Short Introduction* (Oxford: Oxford University Press, 2000), 72.